عمران سیریز

سفید زہر

از رانا ابوبکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفید زہر (عمران سیریز)

از رانا ابو بکر

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

یہ جنوری کے آخری دنوں میں سے ایک سرد دن تھا سردی فل شباب پر تھی سردی ہونے کے باعث سڑکیں سر شام ہی سنسان ہو جاتی تھیں رات کی تقریباً دو ڈھائی بج رہے تھے سارے اپنے لحافوں میں دبکے خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے سڑکوں پر کبھی کوئی اکا دکا گاڑی زوں کی آواز کے ساتھ گزر جاتی پھر وہی پراسرار سا سناٹا ٹپی لیٹ کے علاقے کی ایک سڑک کنارے ایک فقیر ٹاٹ کی شیٹ کے اوپر بیٹھا تھا اسکے جسم پر ایک بوسیدہ سا کمبل تھا جو کہ سردی روکنے کے لیے ناکافی تھا فقیر کی عمر اکیس بائیس سال سے زیادہ نہ تھی چہرے پر حماقت کے ڈونگرے برس رہے تھی یہ دنیا کا سب سے برا شاطر اور احمق اعظم علی عمران تھااسکے گلے میں ایک تختی لٹکی ہوی تھی جس پر کندہ تھا۔۔

سلام۔۔۔

یہ بندہ اپنی بیوی کی دو فٹ لمبی زبان سے تنگ ہو کر گھر سے نکلا ہے اور اس طرح کی درویشانہ زندگی بسر کر رہا ہے اگر کوئی خود بھی ایسے

ہی حالات سے دوچار ہے تو اسے اپنا بھائی سمجھ کے دو تین سکے عنایت کرے۔۔

علی عمران مسلسل کچھ بڑبڑا رہا تھا اس سے کوئی بعید نہیں تھی کہ اس سردی کے عالم میں ٹھنڈے پانی سے غسل کررہا ہوتا جب بھی کوئی گاڑی اسکے پاس سے گزرتی تو اسکی آنکھیں چمکنے لگتیں مگر جب وہ اسکے پاس نہ رکتی تو اسکی آنکھوں کی چمک کم ہوجاتی ظاہر ہے کوئی جتنا بھی نیک کیوں نہ ہو اس سردی کے عالم میں اپنی گاڑی کے گرم ماحول کو چھوڑ کر کسی فقیر کو پیسے دینے کے لیے گاڑی سے نیچے اترے اس کی امید کرنا حماقت تھی تھوری دیر بعد پھر ایک گاڑی تیز رفتاری سے آتی دکھای دی عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں گاڑی نے عمران کے پاس آکر فل قوت سے بریک لگائی ٹائر احتجاجا چرچڑائے ٹائروں کے چڑچڑانے کی آواز گھنگھور سناٹے کو چیرتی چلی گئ گاڑی کا دروزاہ کھلا ایک ایک پچیس چھبیس سال کا نوجوان گاڑی سے اترا۔لباس سے وہ کسی سے امیر گھرانے کا چشم و چراغ معلوم ہوتا تھا سردی سے نوجوان کے دانت بج رہے تھے

اسنے عمران کے پاس آ کر اسے گھورا پھر اسنے عمران کے گلے میں لٹکی ہوی تختی پر نظریں جما دیں پھر تھوری دیر بعد اسنے وہاں سے نظریں ہٹا کر عمران کے چہرے ہر جما دیں جہاں حماقت کے سوا کچھ نہیں تھا نوجوان کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئ لیکن اسکے برعکس اسکی آنکھوں مءں بے چینی کی لہریں دوڑ رہیں تھیں اچانک اسنے لب کھولے وائٹ ویژن (سفید زہر) ہے۔۔

نوجوان کے لب سے یہ لفظ سن کر عمران کے منہ پر ایک پر مسرت مسکراہٹ آ گئ اس سے پہلے کہ یہ مسکراہٹ نوجوان دیکھتا وہ چہرے پر سے رفوچکر ہو گئ جب کچھ دیر تک عمران خاموش رہا تو نوجوان پھر بولا

وائٹ ویژن ہے۔۔

اس بار لہجہ تھورا تلخ تھا۔

عمران نے مسمی سی صورت بنائ اور بولا۔۔

جناب یہ وائٹ ویژن کیا ہوتا ہے کہیں حال میں دریافت ہونے چوہے

کے خالو کا نام تو نہیں۔۔۔

نوجوان نے تیز نظروں سے اسے گھورا مگر آنکھوں میں بے بسی کے آثار نظر آ رہے تھے۔

جہنم میں جاؤ۔۔۔

وہ غرایا اور واپس گاڑی کی طرف قدم بڑھا دیے ابھی وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے عمران نے ہانک لگائی۔

بتاتے تو جائیں۔۔۔

کیا بتاؤں۔۔۔۔

نوجوان غصے سے پلٹا۔

جہنم میں جانے کا راستہ اگر ہو سکے تو جہنم تک لفٹ بھی دیں دیں۔۔

نوجوان نے مٹھیاں بھینچیں پھر سر جھٹک کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور بیٹھ کر دروازہ زور دار آواز کے ساتھ بند کیا پھر گاڑی یہ جا وہ جا جیسے ہی گاڑی تھوری دور گئی پیچھے سے ایک اور گاڑی نکلی اور اس گاڑی کے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیچھے روانہ ہو گئ پچھلے والی گاڑی کو دیکھ کر اسنے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے اسکی توقع رہی ہو پھر وہ اٹھا اور کمبل کو اتار کر ایک طرف پھینکا اور ایک طرف دوڑ پڑا پھر تھوری دور ہی اسے اپنی گاڑی نظر آ گئ اسنے جلدی سے گاڑی کے دروازے پر چابی لگائ اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا دروازہ بند کے اسنے اپنا کوٹ اتارہ اور الٹا کر کے پہن لیا پھر اسنے گاڑی سٹارٹ کر اسی سڑک پر ڈال دی جہاں تھوری دیر پہلے دو گاڑیاں گئ تھیں ایک ہاتھ سٹرینگ پر رکھ کر اسنے ایک ہاتھ جیب میں ڈالا جب جیب سے ہاتھ باہر نکلا تو ہاتھ میں چیونگم کا پیکٹ تھا پھر اسنے ایک پیس نکال منہ میں رکھا اور اسکو کچلنے لگا گاڑی ۸۰ کی سپیڈ پر جا رہی تھی۔ سڑک سنسان تھی اس لیے عمران کو ۸۰ کی سپیڈ پر گاڑی چلاتے ہوئے کوئی دکت نہیں ہو رہی تھی پھر تھوری دیر بعد گاڑی ۱۰۰ کی سپیڈ سے رواں دواں تھی عمران کو اب تشویش ہونے لگی کیوں کہ ابھی تک دونوں گاڑیوں میں سے ایک بھی نظر نہیں آئی تھی پھر اسے دور ایک گاڑی کی ہیڈلائیٹس کی جھلک محسوس ہوی عمران نے تیز رفتاری کا مظاہرہ کیا اور اسکے قریب پہنچ گیا یہ وہی گاڑی تھی جو کہ نوجوان کی گاڑی کے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تعاقب میں روانہ ہوئی تھی اب تینوں گاڑیاں ایک دوسرے کا تعاقب کرتی ہوئیں نامعلوم مقام کی طرف رواں دواں تھیں۔۔پھر عمران نے کسی خیال کے تحت واچ ٹرانسمیٹر کا مخصوص بٹن دبایا پھر ہاتھ منہ کے قریب کرکے بولا عمران کالنگ اور عمران نے دو تین مرتبہ جملہ دہرایا اور خاموش ہوگیا دفعتاً ٹرانسمیٹر میں سے آوز ابھری تنویر سپیکنگ اور کیا حال ہے ٹھیک ٹھاک ہو فارغ بیٹھا تھا سوچا تمہاری خیر خیریت ہی دریافت کر لوں۔۔۔میں خیریت سے ہوں تمہاری خیریت مطلوب ہے اور یہ کون سا وقت ہے خیریت دریافت کرنے گا ویسے بھی ابھی میں ذرا ایک کام سے کہیں جا رہا ہوں گاڑی میں ہوں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔اور عمران اسکی بات سن کر مسکرایا تنویر کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیوں کے اسکے خیال سے اس بار ایکسٹو نے عمران کے بجائے اسکو ترجیح دی ہے اسکو نہیں پتا تھا کہ اسکے پیچھے جو گاڑی آ رہی ہے اس میں عمران ہی براجمان ہے دراصل عمران نے ہی بطور ایکسٹو اسکی ڈیوٹی ٹبی لیٹ کے اس سڑک کنارے لگائی تھی اور حکم دیا تھا کہ وہاں اسے ایک فقیر کی نگرانی کرنی ہے اگر کوی گاڑی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے پاس آ کر رکے اور پھر چل پڑے تو اسے اس گاڑی کا تعاقب کرنا ہے جب تک تنویر ایکسٹو کو کوستا ہوا ٹبی لیٹ پہنچا اس سے پہلے پہلے عمران وہاں فقیر کا روپ دھار کر بیٹھ گیا تھا تم کیا سمجھتے ہو مجھے کچھ خبر نہیں کہ تم کس ضروی کام جا رہے ہو مجھے پتا ہے تم اس وقت ٹبی لیٹ کی فلاں سڑک پر ایک گاڑی کا تعاقب کر رہے ہو بس یہ بتا دو کہیں اس میں لڑکی وڑکی تو نہیں اور اوہ تمھیں کیسے پتا چلا کہ میں کسی گاڑی کا تعاقب کر رہا ہوں اور آواز میں حیرت اور غصہ کے ملے جلے تاثرات تھے ننھے لڑکے اگر تمہارہ چوہا تم سے کام لینا شروع کر دے نا تو بس سیکرٹ سروس کا اللہ حافظ ہے کافی دیر سے تمہاری گاڑی کا تعاقب کر رہا ہوں اور تمھیں خبر تک نہ ہوی واہ رے کیا شان ہے تیری مولا کیسے سیکرٹ ایجنٹ بھیجے اس جہاں میں اچھا چھورو اب ایسا کرو اگلے موڑ پر تم گاڑی دوسری طرف موڑ لو تاکہ میں براجیراست اس کا تعاقب کروں اور ہاں گھر جا کہ گرم لحاف میں دبک جاو کہیں بی بی کو سردی ہی نہ لگ جائے اور بکواس بند کرو میں جا رہا ہوں پتا نہیں کیسے چیف سے پالا پڑ گیا میرا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اسنے اور بھی بے نقط سنایں ایکسٹو کو مگر عمران ٹرانسمیٹر بند کر چکا تھا اسکے چہرے پر حماقت کے آثار صاف دکھای دے رہے تھے پھر تھوری دیر بعد موڑ آنے پر تنویر نے گاڑی موڑ لی اب عمران گاڑی کا براجیراست تعاقب کر رہا تھا دفعتاً اگلی گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئ پھر اس میں سے وہی نوجوان اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سڑک کنارے بیٹھے ہوے ایک اونگھتے فقیر کے پاس جا کے رک گیا عمران نے گاڑ ی کافی فاصلے پر روک لی وہ بھی باہر نکلا اور سڑک پر لیٹ کر رینگتا ہوا ان سے اتنے فاصلے پر پہنچ گیا جہاں سے وہ ان کی آوازیں باآسانی سن سکتا تھاپھر تھوری کھٹ پٹ کی آواز سنای دی عمران انکی آوازوں پر ہی اکتفا کر رہا تھا وہ نوجوان کی گاڑی کے اوٹ میں کھڑا تھا اگر وہ انکو دیکھنے کے لیے تھورا سا بھی سر اٹھاتا تو تو دیکھ لیا جاتا ظاہر ہے دیکھ لیے جانے کی صورت میں اسکا یہ سارہ ڈرامہ کرنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا یہ لو تین پیکٹ اور تین ہزار میرے حوالے کر دو فقیر کی آواز اوہ پچھلی بار تو ایک پیکٹ سات سو کا ملا تھا اب ہزار کا خیر چھورو یہ لو تین ہزار گن

لو نوجوان کی آواز تھوڑے کے وقفے کے بعد فقیر کی آواز ابھری جو کہ غالباً نوٹ گن رہا تھا ٹھیک پورے ہیں اب چلتے پھرتے نظر آو ہاں میرا کسی سے ذکر نہ کرنا میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ماں باپ اپنے جواں سال بیٹے کی موت پر بین کریں آواز میں درندگی تھی ٹ ٹی ٹھیک میں کسی سے سے تمہارہ ذکر نہیں کروں گا نوجوان کی آواز آواز میں خوف کے آثار بدرجہ اتم موجود تھے اسی میں تمہاری بھلای ہے اب جاو پھر قدموں کی آواز کو عمران اپنی طرف آتا سن کر جلدی سے رینگتا ہوا اپنی گاڑی تک پہنچ گیا نوجوان گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگا عمران سوچ میں پڑ گیا اب کیا کرے اسنے سوچا حماقت ہوی جو تنویر کو واپس بھیج دیا اگر تنویر ہوتا تو وہ اس فقیر کی نگرانی کرتا اور عمران نوجوان کا تعاقب پھر اسنے ایسے سر ہلایا جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا اسنے گاڑی سٹارٹ کی اور نوجوان کے تعاقب میں روانہ ہوگیا اس بار نوجوان بڑے تحمل سے گاڑی چلا رہا تھاعمران نے واچ ٹرانسمیٹر اپنے ہاتھ سے اتاری اور اس پر فریکونسی سیٹ کرنے لگا پھر تھوری دیر بعد وہ بلیک زیرو کو حکم دے رہا تھا بلیک زیرو! تم فوراً تنویر کو ہدایت دو کے ٹبی

لیٹ علاقے کی وسطی سڑک شروع میں ہی ایک فقیر فٹ پاتھ پر بیٹھا ہو گا اسکو اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دے اور ہاں اسے کہنا پوری احتیاط سے کام لینا اور یس سر میں ابھی کہتا ہوں اور گڈ اور اینڈ آل اب عمران سکون سے بیٹھا تعاقب کر رہا تھا اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تھوری دیر تک کھنگالتا رہا پھر ایک سرد آہ بھر ہاتھ جیب سے باہر نکال لیا ہاتھ میں چیونگم کا خالی پیکٹ لہرا رہا تھا ہائے میری جان تم تو ختم ہو گئ اب کہاں تلاش کروں تمہیں پھر خالی پیکٹ کو باہر پھینک کر ایسے منہ چلانے لگا جیسے کہ منہ میں چیونگم کے دو تین پیس ہوں تھوری دیر بعد اگلی گاڑی ایک کالونی میں داخل ہو رہی تھی پھر دو تین بعد اگلی گاڑی ایک بہت بڑی کوٹھی کے سامنے رک گئ پھر نوجوان باہر نکلا عمران نے محسوس کیا کے نوجوان کے قدم لڑکھرا رہیں ہیں پھر اسنے کوٹھی کے دروازے پر چابی لگای اور اندر چلا گیا پھر پانچ منٹ بعد ایک ملازم ٹائپ آدمی آنکھیں ملتا ہوا باہر نکلا اسکے چہرے پر برہمی آثار تھے اسنے کوٹھی کا دروازہ پورا کھول دیا اب عمران کا ادھر رکنا بیکار تھا ظاہر ہے اب اسنے گاڑی اندر کرنی تھی عمران نے کوٹھی کی پیشانی پر لکھا ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہاج منزل ذہن نشین کر لیا تھا اب اسکی گاڑی کا رخ فلیٹ کی طرف تھا اسنے سوچا فقیر سے پوچھ گھوچ صبح ہی کر لوں گا تھوری ہی دیر بعد وہ اپنے لحاف میں دبکا بلیک زیرو سے رپورٹ لے رہا تھا وہ کہہ رہا تھا

یہ دو دن پہلے کی بات تھی سر سلطان کے قریبی دوستوں میں سے ایک جنکا نام سر احمد فراز تھا انکا ایک ہی اکلوتا سر فرزند تھا جسکا نام افتخار تھا اسکی لاش سڑک کنارے اس حالت میں پڑھی ہوی تھی کہ منہ سے جھاگ نکل رہا تھا چونکہ سر احمد فراز نے عوام کی خدمت کے لیے دو تین فلاحی اسپتال قائم کیے اور وہ آے دن غریب عوام کی مدد کرتے رہتے تھے اسلیے عوام میں کھلبلی مچ گئ اور پولیس کو ایکشن میں آنا پڑا تنقیش شروع ہوی آخر کا تنقیش مکمل ہونے کی صورت میں جو معلومات ملیں وہ یہ تھیں کہ پوسٹمارٹم کی رپورٹ کہہ رہی تھی کہ نوجوان کے معدے میں سفید پوڈر(ہیروئن) کی ایک بڑی مقدار ملی ہے جو کی افتخار کے موت سبب بنی آخر ایک دو ہفتہ تک تنقیش ہوتی رہی

مگر کوی مدلل ثبوت نہ ملا کہ وہ کون تھا جس نے افتخار کو یہ پوڈر فراہم کیا پوسٹ مارٹم کی رپورٹ یہ بھی بتا رہی تھی کہ افتخار پہلے بھی سفید پوڈر کا استعمال کرتا رہا ہے دو ہفتوں میں عوام کا جوش و خروش میں کم ہوگیا اور پولیس والے بھی اکتا گ ےئے مگر سر احمد فراز اپنے بیٹے کی موت کو نہ بھلا پائے سر سلطان ان دنوں ایک کام کے سلسلے میں ملک سے باہر تھے جب وہ آے تو انہیں ساری باتوں کی خبر ہوی تو انہیں بہت دکھ ہوا انکے سامنے مرحوم افتخار کا چہرہ گھوم گیا ابھی اسکی عمرا بیس اکیس سال تھی پھر سر سلطان تعزیت کرنے کے لیے گ ےئے باتوں باتوں میں افتخار کے قاتل کی بات چھڑ گئ سر سلطان نے محسوس کیا کہ سر احمد فراز اپنے بیٹے کے قاتل کے نہ ملنے پر بہت غمگیں ہیں اچانک سر سلطان کے ذہن میں عمران کا خیال آیا اگر عمران اس کیس پر کام کرنے پر رضامند ہو جاتا تو یقیناًتھورے ہی دنوں میں قاتل کی گردن ان کے ہاتھ میں ہوتی پھر انہوں نے عمران سے اس سلسلے میں بات کی پہلے تو اسنے طزیہ لہجے میں کہا کہ واہ اب اس ملک کی سیکرٹ سروس ایک قاتل کا سراغ لگاتی پھرے مگر جب سرسلطان نے افتخار کی والدہ کے

رونے کا منظر کھنچا اور کہا کہ میرے خیال سے یہ پورا ایک گروہ ہے جو کے ہماری نوجوان نسل کو تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے اور بھی دلیلیں دیں تو عمران کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا اسکی نظروں کے سامنے سے کئ دنوں سے اس قسم کی خبریں گزر رہیں تھیں مگر کچھ کیسس میں الجھا ہونے کی وجہ سے ان پر اتنا دھیان نہیں دے پایا تھااب وہ سوچ رہا تھا اس گروہ کا سدباب کر دینا چاہیے پتا نہیں یہ گروہ کتنے لوگوں کے گھر اجار چکا تھا اسنے اس کیس پر کام کرنے کی حامی بھر لی پھر اسنے اپنے طور پر تنقیش شروع کی پہلے تو اسنے اسکے سارے خاندان کے لوگوں کو کنگھالا ایک ایک سے پوچھ گوچھ کی مگر کوی بھی شخص ایسا نہ ملا کہ جس پر شک کیا جا سکتا ہو کہ یہ اس گروہ کا آلاکار یا افتخار کا قاتل ہے اب اسنے اسکے بہت قریبی دوستوں سے پوچھ گوچھ کی اسکے سارے دوست تقریباً تقریباً شریف تھے مگر اسکا ایک دوست جسکو اسکے دوسرے دوستوں کے بیان کے مطابق افتخار اسے اپنا سب سے اچھا دوست یعنی بیسٹ فرینڈ کہتا تھا جب اس ست پوچھ تاچھ کی تو عمران کو اس پر شک گزرا سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اسکی آنکھوں کے سرخ رنگ کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑے ڈورے تھے جو کہ اس چیز کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ یہ بندہ بہت سالوں سے سفید پاوڈر کا رسیا ہے مگت عمران نے اس پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ سے پہچان چکا اسنے بس اتنا کیا کہ جولیا کو اسکی کوٹھی کی نگرانی پر لگا دیا کیوں کہ ابھی اس کے پاس کوی واضح ثبوت نہیں تھا کہ یہ اس گروہ کا آلا کار ہے پھر ایک دن رات کو ڈھیر بجے جولیا نے ایکسٹو کو رپورٹ دی کہ وہ نوجوان کے تعاقب میں ہیں اور وہ عجیب عجیب سی حرکتیں کر رہا ہے ایکیسٹو کے استفسار کرنے پر اس نے بتایا کہ وہ سڑک کنارے بھیٹھے ہوے ہر فقیر کے پاس گاڑی روکتا ہے پھر ان سے دو تین باتیں کرتا ہے پھر واپس گاڑی میں آکے بیٹھ جاتا ہے اب تک وہ پانچ چھے فقیروں سے ایسی حرکتں کر چکا ہے اکسٹو نے اسے حکم دیا کہ وہ واپس چلی جاے اور اسے اس سڑک کا بتا دے اب جہاں وہ اس کا تعاقب کر رہی ہے جولیا نے وہ سڑک بتا دی ایکسٹو جو کہ عمران ہی تھا اسنے تنویر کو حکم دیا کہ ٹبی لیٹ علاقے کی فلاں سڑک پر ایک فقیر بیٹھا ہوگا اس کی نگرانی کرے اگر کوی گاڑی اسکے پاس آکر رکے اور پھر چل دے تو وہ اس کا تعاقب کرے تنویر کو یہ حکم دے کر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے جلدی سے فقیر کا روپ دھارہ اور اس سڑک پر جا کہ بیٹھ گیا جہاں تنویر کو اسنے ایک فقیر کی نگرانی کرنے کا کہا تھا عمران اس سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا اب تنویر عمران کی نگرانی کر رہا تھا اور عمران افتخار کے اس دوست کا انتظار جوکہ ہر فقیر سے بات کر کے گاڑی میں بیٹھ جاتا تھا

پھر اسکے اندازے کے عین مطابق تھوڑی دیر بعد نوجوان اسکے سامنے کھڑا اس سے وائٹ وژن کا پوچھ رہا تھا اس ساری کاروای کے بعد اب وہ اس فقیر کے سامنے کھڑا تھا جسکو گزشتہ رات تنویر نے اغوا کیا تھا

سلام علیکم۔۔۔۔عمران نے بوکھلاے ہوے لہجے میں کہا

واسلام کیا چاہتے ہو مجھ سے

وہ جنجلا کر بولا

یار میں تو ایک چیز ہی چاہتا ہوں مگر میرے چاہنے یہ نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے جب دونوں کی رضامندی ہو تو پھر بات بنتی اٹھا دے ہاتھ اور

دعا کر دے میرے بارے میں بس اگر میری شادی ہو گئ نا تو تمہیں مٹھای کے اکھٹے تین ڈبے دوں گا

عمران بولنے پہ آیا تو بولتا ہی چلا گیا جب وہ رکا تو اس نے فقیر کی طرف ایسے بوکھلا کہ دیکھا جیسے وہ اس جو یہ باتیں نہ بتانا چاہ رہ ہو

اوہ خدا میں یہ کس پاگل خانے مءیں پھنس گیا

وہ بڑبڑایا

جب سفید پوڈر بیچ کر لوگوں کے گھر اجارتے تھے تب خدا یاد نہیں آتا تھا

عمران نے طنز کیا

فقیر چونک پڑا اسنے عمران کے چہرے پر نظر ڈالی تو کانپ اٹھا جہاں کچھ دیر پہلے حماقت برس رہی تھی اب اسکی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی

ک کی کیسی باتیں کر رہے ہو کیسا سفید پاوڈر میں نے تو کبھی اسکا نام بھی نہیں سنافقیر کے چہرے سے صاف پتا لگ رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول

رہا ہے

میرے خیال سے مجھے تمہاری یاداہشت واپس لانی ہی پڑے گی

عمران نے اٹھتے ہوے کہا پھر وہ فقیر کے قریب آیا اچانک اس نے ایک زوردار گھونسہ اس کے ناک پر دے مارہ فقیر کےایک کرسی کے ساتھ بندھا تھا وہ کسمکایا

شرافت سے بتا دو کہ اس گروہ میں کون کون ایسا ممبر ہے جسے تم جانتے ہو اور یہ سفید پاوڈر تمہیں کون مہیا کرتا ہے

عمران غرایا دفعتاً اسے کی نظروں کے سامنے سے افتخار کی والدہ کا بین کرتا چہرہ گزرا اس کا منہ سرخ ہو گیا

میں آخری بار پوچھ رہا ہوں اسکے بعد میں ہاتھوں کی زبان سے باتیں کروں گا

عمران نے فقیر کو گھورا مگر فقیر کچھ نہ بولا عمران نے جیب میں سے ایک چاقو نکالا عمران کو چاقو نکالتا دیکھ کر فقیر کی آنکھوں میں خوف کے

سائے پھیلنے لگے عمران نے بغیر کچھ بولے چاقو والا ہاتھ لہرایا ادھر فقیر کی چیخ سے پورا کمرہ گھونج اٹھا فقیر کا ایک کان سرے سے ہی غائب ہو چکا تھا فقیر بڑی طرح ترپ رہا تھا عمران نے پھر ہاتھ اٹھایا اسکے ہاتھ کو اٹھتا دیکھ کر فقیر کراہا

نہ ظالم آدمی نہ کرو میرے اوپر تشدد میں سب کچھ بتاتا ہوں

عمران نے ایسے سر ہلایا جیسے اس کو اس کی توقع رہی ہو پھر اسنے کرسی کھینچی اور فقیر کے قریب بیٹھ گیا فقیر کے کان سے خون پانی کی طرح بہ رہا تھا عمران نے بلیک زیرو کو آواز دی تھوری دیر بعد قدموں کی آواز ابھری پھر بلیک زیرو کمرے میں داخل ہوا

اس کی بینڈیج کر دو

عمران بولا

اچھا

بلیک زیرو نہ کہا پگر وہ اپنی کام مءں مشغول ہو گیا وہ بڑی مہارت سے

فقیر کے کان کی بینڈیج کر رہا تھا اتنی دیر میں عمران جیب میں ست
چیونگم نکال کر اس سے شغل کر رہا تھا تھوری فیر بعد بلیک زیرو اپنا کام
کر کے جا چکا تھا اب عمرا پوری طرح ہمہ تن گھوش تھا

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں نوکری کے سلسلے میں بہت پریشان
رہتا تھا جگہ جگ انٹرویو دے دے کر میں تھک چکا تھا مگر ہر ادارہ دو
چیزیں مانگتا تھا جو کہ میرے پاس نہیں تھیں ایک سفارش اور دوسری
رشوت اب گھر والوں سے الگ طعنہ سننے پڑتے میرا ایک جگری دوست
تھا ہم دونوں اکھٹے پڑھ کے فارغ ہوے تھے وہ بھی ان دنوں نوکری کی
تلاش میں مارہ مارہ پھر رہا تھا پھر کیٔ دن کی ملاقات کے بعد میں اس
سے ملا تو وہ مشکل سے ہی پہچانا جا رہا تھا جسم پر عمدہ سا تھری پیس
سوٹ تھا پاوں میں ایک بہت اچھ کمپنی کی جاتی ہاتھ میں عمدہ قسم کا
موبائل نظر آ رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تمہیں کہاں جاب ملی تاکہ
میں بھی اہیں اپلاے کروں اسنے ہنس کر کہا

دیمو ہفتہ کو میرے ساتھ چلیں میں تجھے ایک ایسی جاب دلاوں گا کے

تیری عیشیں ہی عیشیں ہو گیں میں خوشی خوشی رضامند ہو گیا پھر ہفتہ کی رات کو وہ تقریباً ۱ بجے وہ میرے گھر آیا میں اسکا ہی منتظر تھا پھر اسنے مجھے اپنی گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی فل سپیڈ پر چھور دی میں اسکی گاڑی دیکھ کر حیران ہوگیا کیوں کہ دو دن پہلے تو اسکے پاس ایک پڑانی موٹر سایئکل تھی میرے استفسار کرنے پر اسنے بس اتنا کہا کہ یہ سب اس جاب کا کمال ہے آدھے گھینٹے بعد میں نے محسوس کیا کہ ہماری گاڑی شہر سے باہر جانے والی سڑک پر ہے میں حاموش بیٹھا رہا تھوری دیر بعد اسنے گاڑی ایک جگہ روک دی پھر اسنے گاڑی لاک کی اور مجھے اپنے ساتھ لے کے چل پڑا یہ ایک سنسان سی سڑک تھی جس کے دونوں طرف درختوں کا طویل سلسلہ تھا پھر اچانک ایک درخت پر دیا چلتا دکھای دیا میرے دوست کا رخ بھی اس طرف ہو گیا پھر ہم درختوں کے اندر گھست چلے گۓ پھر دیا ہماری راہنمای کرتا رہا پھر ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں پر درخت کا نام ونشان تک نہ تھا بلکہ وہاں ایک خاکی رنگ کا خیمہ نصب ےھا جس میں سے چھنک چھنک کر آتی ہوی روشنی ماحول کو اور بھی پراسرا بنا رہی تھی پھر ہم اس خیمی میں

داخل ہوے یہ ایک بڑا خیمہ تھا جس میں بیس کے قریب کرسیاں پڑیں تھیں سب پر ایک ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا شکل صورت سے وہ پڑھے لکھے معلوم ہوتے تھے ہمیں دیکھ کر سب نے سر کو خم کیا پھر میرے دوست نے بھی اس طرح کیا اور میں نے بھی اسکی تقلید کی پھر ہم بیٹھ گ‍ئے سب خاموش تھے اچانک خیمہ کا پردہ ہٹا اور ایک نقاب پوش اند داخل ہوا اسکے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا اسنے وہ بریف کیس ٹیبل پر رکھا اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گیا جو کہ دوسری کرسیوں کی نسبت تھوڑی بڑی تھی

جیسا کے آپ سب کو معلوم ہے کہ ہمارہ مشن کیا ہے اسی مشن کے تحت پچھلی میٹنگ میں میں نے آپ سب کو وائٹ ویژن کے پانچ پانچ پیکٹ دیے تھے جنہیں آپ نے بیچنا تھا کس کس نے سارے پیکٹ سیل کر دیے آواز میں کرختگی تھی

پھر ایک نوجوان کھڑا ہوا اوکہنے لگا میرے علاقے میں کچھ لوگ پہلے ہی وائٹ ویژن کے آدی تھے اس لیے انہوں نے اسکو ہاتھوہاتھ لیا اور منہ

www.neweramagazine.com

مانگے دام دیے

نوجوان کے خاموش ہوبے پر نقاب پوش بولا

کیا تم نے انکو بتا دیا کہ اگلی بار وائٹ ویژن کہاں سے ملے گا اور کس
جگہ سے ملے گا

ہاں میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ آیندہ یہ پیکٹ مجھ سے نہیں ملیں گیں
بلکہ ٹبی لیٹ کے علاقے کی وسطی سڑک پر فٹ پاتھ پر بیٹھے فقیروں
سے ملے گا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر سب باری باری اپنی رپوٹ دیتے گئے تقریباً سب نے ہی تمام
پیکٹ سیل کر دیے تھے نقاب پوش بولا

ٹھیک سب کی رپورٹ حوصلہ افزا اور میں دیکھ رہا ہوں تم سب اپنے
ساتھ ایک ایک نیا آدمی لاے ہو انکو تم کام بتا دینا جو انہوں نے کرنا
ہے

پھر اسنے بریف کیس کھولا بریف کیس آدھا ہزار والے نوٹوں سے بھرا

ہوا تھا اور آدھا چھوٹے چھوٹے پیکٹوں سے بھرا تھا نقاب پوش نے ایک ایک نوٹوں کی گدی نکالی اور سب کو ایک ایک دی ان میں سے ایک میرے حصے میں بھی آی پھر اسنے سب کو دس دس پیکٹ دے دیے اور کہنے لگا

اگلا ٹارگٹ تمہارہ یہ ہے کے دس پیکٹ اگلے ہفتے تک بیچنے ہیں اور ہاں اس بار تم نے رات کو ٹبی لیٹ کے علاقے میں سڑک کنارے فقیروں کا روپ دھار کر بیٹھنا ہے اور ہاں ایک دوسرے سے کافیفاصلہ پر بیٹھنا ہے تمہارے کسٹمر تم سے وہیں رابطی کر لیں گیں اور ہاں اگر تم میں سے کسی نے پولیس کا انفارم کرنے کا سوچا بھی تو اسکے ماں باپ کو میرے ہاتھوں سے کوی نہیں بچا سکے گا

اس بار نقاب پوش کی آواز کیآواز میں درندگی تھی

میٹنگ برخاست ہوی

یہ کہ کر وہ اٹھ گیا اسکے بعد سارے ایک ایک کر کے باہر نکلنے لگیں

جب ہم اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھے تو میرا دوست مجھے کہنے لگا

پھر کیا خیال ہے تمہارہ یہ پیکٹ اگلے ہفتے تک بیچ دینا اور ادھر آ جانا

پہلے تو میں نے سوچا کہ نہ کر دوں مگر پھر مجھے اپنے گھر کے حالات نظر آنے لگے اس دن سے میں اس کام ملوث ہوں

فقیر کسی ٹیپ ریکارڈ کی طرح بولتا چلا گیا

عمران نے اسکو گھورا پھر ایک طویل سانس لی اور چیونگم کچلنے لگا غالباً وہ اس معاملے کہ بارے میں کوی لائحہ عمل تیار کر رہا تھا عمران کرسی پر بھیٹھا کسی سوچ میں گم تھا اچانک بلیک زیرو بول اٹھا

سر اب کیا کرنا میرے خیال سے انکا سدباب ہوجانا چاہیے

یار ایک تو تم بے توقع بولتے ہو جب بھی بولتے میں اپنی شادی کے خرچوں کا حساب لگا رہا تھا بس سب کو جمع کرنے ہی واال تھا کہ تم نے کسی ماسی رشیدہ کی طرح آ کے ٹانگ پھسا دی میرے سارے خرچوں کا حساب چوپٹ ہو گیا ہے کوی تک

عمران نے کھا جانے والی نظروں سے بلیک زیرو کو گھورا دوبارہ کرسی کی

پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں بلیک زیرو مسکرا رہا تھا دفعتاً عمران گویا ہوا

میں سوچ رہا ہوں میرے خیال سے وہ نوجوان (فقیر) جس کو تنویر پکڑ کے لایا ہے وہ شاید اپنے ان بیس ساتھیوں کے پتے بھی بتا دے جس کا اس نے ذکر کیا تھا مگر یہ سب کارندے ہیں اور ہیں بھی ہمارے ملک کے ہی ناسور جو کہ اپنے ہی ملک کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں اگر ہم انکو پکڑ کر ملٹری کی تحویل میں دے بھی دیتے ہیں تو اصل مجرم جو کی انکو سفید زہر فراہم کرتا وہ پھر بھی کھلے عام دندناتا پھرے ویسے بھی ہمیں ان سے کوی فائدہ نہیں عمران کی کیشادہ پیشانی پر شکنیں ابھر آیں تھیں دفعتاً اس نے دراز میں سے ٹرانسمیٹر نکالا پھر فریکونسی سیٹ کرنے لگا پھر تھوری دیر بعد وہ تنویر سے بات کر رہا تھا یہ ایک خصوصی ٹرانسمیٹر تھا جس پر اور کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی

تنویر

یس سر

کیا رپورٹ ہے

سر ابھی تک تو نہ کوی کوٹھی سے باہر نکلا ہے اور ناہی کوی ملاقات کے لیے اندر گیا ہے

گڈ کہیں ایسا تو نہیں دوران نگرانی تمہیں اونگھ آگی ہو اور اس وقت کوی باہر نکل گیا ہو

اس بار عمران کے لہجے میں سردمہری تھی کہ ساتھ بیٹھا بلیک زیرو بھی کانپ اٹھا

نو سر ایسی کوی بات نہیں میں دار چاک و چوبند تھا چاک و چوبند رہنے کے لیے میں ایک مگا کافی کا ساتھ لے آیا تھا رات بھر اسکی چسکیاں لگاتا رہا اس وجہ سے اونگھ

غیر ضروری باتوں سے اجتناب کرو

عمران نے اسکی بات کاٹتے ہوے کہا

سوری سر آئندہ احتیاط برطوں گا

تنویر کی آواز میں خوف کی آمیزش تھی

اچھا سنو اب تم وہاں سے ہٹ جاو اور گھر جا کہ آرام کرو رات کے سوئے نہیں

اس بار عمران کی آواز میں کافی حد تک نرمی تھی

یس سر

اور اینڈ آل

تنویر کو ہٹانے سے پہلے آپ کسی ممبر کو وہاں بھیج دیتے ایسا نہ اس دورانیہ میں کوی کوٹھی سے راہ فرار اختار کر لے

جیسے ہے عمران نے ٹرانسمیٹر رکھا بلیک زیرو بول اٹھا

نہیں اب مجھے ان کی طرف سے کو پریشانی نہیں میں نے تنویر کو اس لیے وہاں سے ہٹایا ہے کہ کہیں وہ ان لوگوں کی نظروں میں نہ آ جاے جو اس گروہ کی پشت پر ہیں اب میرا مشن ان پر ہاتھ ڈالنا ہے

تھوڑے توقف کے بعد عمران نے دوبار ٹرانسمیٹر اٹھایا اور فریکونسی سیٹ

کرنے لگا

ہیلو جولیا نافٹر واٹر

یس سر

کہاں ہو اس وقت

سر اپنے فلیٹ میں بیٹھی بور ہو رہی ہوں ابھی

جتنی بات پوچھی گئ اسکا جواب دیا کرو آئندہ خیال رکھنا عمران کا لہجہ سرد تھا

سوری سر

جولیا کی سہمی سی آواز ابھری

ہمم کل ہفتے کی شام کو ۱۰ بجے تک تمام ممبروں کو لے کر دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچ جانا

یس سر سر وجہ پوچھ سکتی ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کل شام دور نہیں

عمران غرایا

پھر جولیا کی بات سنے بغیر اور اینڈ آل کہ کر ٹرانسمیر آف کر دیا

کالے صفر اب جو میں تمھیں باتیں بتا رہا ہوں غور سے سنو اور ذہن نشین کر لو کل تم نے یہی باتیں میٹنگ میں کہنی ہیں

یس سر

پھر عمران اسکو میٹنگ میں کرنے والیں بتیں بتانے لگا پانچ دس منٹ تک لیکچر دینے کے بعد اسنے بلیک زیرو کو گھورا

بس یہ باتیں ایسے ڈہن نشی کر لو جیسے مولوی صاحب کو خطبہ نکاح یاد ہوتا ہے

آخری جمل کہتی ہوے عمران نے بلیک زیرو کو آنکھ ماری

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بلیک زیرو مسکرانے لگا اور عمران پیکٹ میں سے چیونگم کا ایک پیس نکال

کر منہ میں رکھ چکا تھا اور اسے کچلتے ہوئے آہستہ آہستہ سر ہلا رہا تھا

جولیا سارے ممبرز کو اکھٹا کر کے ۱۰ بجے دانش منزل کے میٹنگ روم

میں بیٹھی ہوی تھی ممبروں میں تنویر خاور نعمانی خاور اور صفدر تھے

عمران کوی نام و نشان نہیں تھا

شکر ہے اس بار عمران نہیں ہے وہ ہوتا تو سر ہی کھا لیتا

تنویر بڑبڑایا

تمہیں اس کے بارے میں ایسا کہنے کا کوی حق نہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جولیا بولی تنویر نے ایسے دانت کچکچائے جیسے عمران سامنے ہوتا تو اسے کچا

ہی چبا جاتا صفدر ان دونوں کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہا تھا

کچھ معلوم ہے مس جولیا کہ کیا مشن ہے اس دفعہ

دفعتاً صفدر نے زبان کھولی

میرے خیال سے میں کچھ جانتا ہوں

تنویر مسکرایا جولیا سمیت سارے چونک پڑے

کیا مطلب

پھر تنویر انکو ساری بات بتای کے کیسے اسنے دو دن پہلے عمران کی نگرانی کی پھر اسنے ایک گاڑی کا تعاقب بھی کیا

ہمم اسکا مطلب اس بار کوی گہرا چکر ہے

جولیا نے سرد آہ بھری دل ہی دل میں وہ سوچ رہی تھی کہ ابھی تک یہ شیطان کیوں نہیں آیا

اچانک دروزے کی طرف سے آواز آی

بندہ ملکہ پولیا اور اس کے بھای منویر کے سامنے آنے کی اجازت چاہتا ہے

بھلا عمران کے سوا اور کون ہو سکتا تھا

اندر آتے ہو یا اٹھ کے خود آوں لینے

جولیا جنجھلای

عمران بوکھلاے ہوے انداز میں اندر داخل ہوا چہرے پر ازلی حماقت

چھای ہوی تھی

اے یہ تم نے میرا اور مس جولیا کا نام کیوں الٹ لیا

تنویر پھٹ پڑا

مس جولیا نہیں بلکہ جولیا بہنا کہو پیارے

عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوے تنویر پر جملہ کسا

خاموش ہو جاو عمران ورنہ مار بیٹھوں گیں

جولیا نے تیز نظروں سے عمران کو غورا

چچ چچ کیا زمانہ آگیا ہے جواں سال بھای کے ہوتے ہوے تم مجھے مارتی اچھی لگو گی لا حولا ولا قوہ ارے یہ بھای کس مرض کی دعا ہے

عمران نے تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا پھر ایسے سر ہلانے لگا جیسے بہت افسوس ہوا ہو اب معاملہ تنویر کے بس سے باہر ہو چکا تھا وہ اپنی کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ ٹیبل پر پڑے ٹرانسمیٹر میں سے ایکسٹو کی آواز ابھرنے لگی

ہیلو جولیا

یس سر

کیا تمام ممبر موجود ہیں

یس سر

غور سے سنو یہ معاملہ سر سلطان کے ایک دوست کے بیٹے موت سے شروع ہوا تھا جس کی موت پوسٹمارٹم کی رپورٹ کے مطابق وائٹ ویڑن کی زیادہ مقدار کھانے کی وجہ سے ہوی تھی پولیس اپنے طور پر ایک ہفتہ تک تنقیش کرتی رہی مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اسکو کس نے اتنی بڑی مقدار وائٹ ویڑن کی مہیا کی ان دنوں سر سلطان غیر ملکی دورے پر ملک سے باہر تھے جب وہ واپس آے ے و انہیں اس ادونہاک واقعے کی خبر ہوی وہ اظہار تعزیت کرنے کے لیے اپنے دوست کے گھر پہنچ گۓ باتوں باتوں میں انکو ساری باتیں پتا چلیں انہوں نے سوچا کہ اس گروہ کا سدباب ہونا چاہیے اس کے لے انہوں نے عمران سے رابطہ کیا

ایکسٹو سانس لینے کے لیے رکا سارے ہمہ تن گوش تھے جبکہ عمران

عمران کرسی پر پڑا خراٹے لے رہا تھا ایسٹو گویا ہوا

عمران نے اس کیس پر کام کرنے کی حامی بھر لی پھر اسکو دوران تنقیش

اس نوجوان جس کا نام افتخار تھا اسکے ایک دوست پر شک ہوا عمران نے

مجھ سے رابطہ کیا اور ساری بات مجھے بات بتای میری نظروں سے بھی

آج کل ایسی بہت سی خبریں گزر رہیں تھیں اور میری حیال سے یہ

دشمنان ملک کی ایک سازش ہے کہ وہ ہمارے ملک کے باصلاحیت

نوجوانوں کو ایسے غلیظ شوق کی طرف لگا کر انکی زندگیاں تباہ کر رہیں ہیں

قصہ مختصر میں نے عمران کو اس کیس پر کام کرنے کی اجازت دے دی

پھر اسکے بعد میں نے اسکی نگرانی پر جولیا کو لگا دیا

پھر ایکسٹو ان کو ساری تفصیل بتاتا چلا گیا آخر کار وہ بولا

آج میں نے آپ کو اس لیے اکٹھا کیا ہے آج اس فقیر کے بیان کے

مطابق ان لوگوں کی میٹنگ ہوتی ہے اور وہ ایک مخصوص جگہ پر اکھٹے

ہوتے ہیں اب آپ نے اس جگہ جا کر ان بیس کے بیس کارکونوں کو یا

NEW ERA MAGAZINE

تو اغوا کرنا ہے یا ضروت پرنے پر قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کرنا کیوں کہ یہ اس ملک کے ناسور ہیں یہ وہ سانپ ہیں جو تھیلی سے کھاتے ہیں اسی تھیلی میں سوراخ کرتے ہیں ہاں انکے باس کو زندہ پکرنا ہے دھیان رہے کہ وہ نکل نہ پاۓ جس جگہ وہ سب اکھٹے ہوتے ہیں وہ جگہ عمران کے علم میں ہے اب کسی ممبر کے ذہن میں کوی بات ہو تو پوچھ لے

ایکسٹو خاموش ہو گیا کمرے میں سناٹا چھا گیا مگر اس سناٹے کو عمران کے خراٹے چیر رہے تھے دفعتاً تنویر بولا

سر عمران اس جگہ کا معلوم ہے مگر عمران تو سو رہا ہے سر

تنویر نے عمران کو پھسانا چاہا تاکہ ایکسٹو عمران کو ڈانٹے

جولیا نے تنویر کو کھا جانے والی نظروں سے غورا

جس وقت اسکا جاگنا ضروری ہوتا ہے اس وقت وہ تم سے بھی زیادہ جاگ رہا ہوتا اور تم سے زیادہ ہوشیاری سے کام کرتا ہے تمہیں تو اس کا

علم بھی نہیں ہوتا کہ تمہاری گاڑی کا کوی تعاقب تو نہیں کر رہا آیندہ احتیاط کرنا اور اینڈ آل

ایکسٹو کی آواز میں گہرا طنز تھا تنویر شرمندہ سا ہوگیا ایکسٹو اس بات پر اس پر چوٹ کی تھی کہ جب جب کل رات وہ فقیر کی گاڑی کا تعاقب کر رہا تھا تو اسے اس کا علم نہیں ہو سکا تھا کہ عمران بھی اسکا تعاقب کر رہا ہے

ہاں دے دیں تمہارے چوہے نے ہدایات

عمران نے آنکھیں کھول ایک جماہی لی

پھر تنویر کی طرف ایک طنزیہ نظر ڈالی اور بولا

جی جناب کہیں کیا حال ہے سنا ہے کہ چوہے نے آپ کی عزت افزای کی ہے

اس سے پہلے کے تنویر کچھ بولتا جولیا بول پڑی

عمران ایک گھینٹہ رہ گیا ہے میٹنگ شروع ہونے میں چلو چلیں

ہاں تم سب باہر رکو میں اس فقیر کو لے کر آیا اور ہاں باہر تین گاڑیاں کھڑی ہیں جن کی ڈکی میں ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے تم ان میں جا کہ بیٹھو میں آتا ہوں

عمران لہجہ سنجیدہ تھا

سب کرسیوں سے اٹھے اور باہر نکل گ ۓ عمران ہاتھ جیب کی طرف گیا پھر تھوری دیر بعد وہ بھی چیونگم کو کچلتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

تین گاڑیاں سڑک پر رواں دواں تھیں درمیان والی گاڑی کو فقیر ڈرایو کر رہا تھا اس سے آگے والی گاڑی میں عمران اور خاور تھے جبکہ پچھلی گاڑی میں تنویر جولیا نعمانی اور چوہان تھے تینوں گاڑیاں تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہیں تھیں عمران نے فقیر کو سمجھا دیا تھا کہ اسنے بلکل نارمل انداز میں وہاں جاکہ بیٹھ جانا باقی ہم خود سنبھال لیں گیں کیوں کہ فقیر کے پاس عمران کی بات ماننے کے سوا کوی چارہ نہیں تھا اس لیے اسکو عمران کی کی بات ماننی ہی پڑی تھوری دیر بعد تینوں گاڑیاں رک گایں یہاں پر کثر ت تعداد درختوں کی تھی یہی وہ جگہ تھی جہاں پہلی بار

فقیر اپنے دوست کے ساتھ میٹنگ میں آیا تھا فقیر گاڑی سے اترا اس کے منہ پر پریشانی کے آثار تھے اتنی دیر میں سارے نیچے اتر چکے تھے اچانک عمران نے سر گوشی کی

جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں سارے باراتی آگ ئے ہیں بس ان باراتیوں کو گھیر لو میں ذرا دولہے کو قابو کروں گا چلو تم جاو

عمران نے آخری جملہ فقیر کو کہا اسنے اثبات میں سر ہلایا اور درختوں کے جھنڈ میں گھس گیا عمران اواسکے ساتھی بھی بے آواز قدم اٹھاتے ہوے اسکے پیچھے درختوں میں داخل ہو گئے تھوڑا سا چلنے کے بعد یکدم درخت ختم ہو گئے اب وہ ایک میدان کے اندر کھڑے تھے اور انکو خیمہ نظر آرہا تھا جو کہ کافی بڑا تھا عمران سمیت ساروں نے درختاں کے پیچھے پوزیشن لے لی فقیر نے عمران کی طرف دیکھا عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا فقیر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندر داخل ہو گیا جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا عمران نے اپنے ہیڈ فون کا بٹن پریس کیا اس کے اندر سے آوازیں آنے لگیں دراصل عمران نے فقیر کو بغیر بتائے اسکے کالر

کے اوپر ایک چھوٹا سا ڈکٹا فون لگا دیا تھا جو کہ آوازیں سسنے کا آلہ تھا

چونکہ ڈکٹا عمران کے کانوں پڑ جمے ہوے ہیڈ فون کے ساتھ کنیکٹ تھا

اس لیے عمران اب خیمہ میں ہونے والی ساری باتیں سن رہا تھا

پہلی آواز

خیرت ہے ابھی تک باس نہیں آے پچھلی بار تو وہ بلکل وقت پر پہنچے

ہوے تھے

عمران چونک پڑا وہ سمجھ رہا تھا باس اندر ہے مگر ابھی تک باس آیا ہی

نہیں تھا اچانک عمرام کو محسوس ایسا محسوس ہو جیسے زلزلہ آ رہا ہو دفعتاً

زمیں ہلی اور ایک زور دار دھماکہ ہوا جیسے ہی دھماکہ ہوا عمران کی

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا وہ مکمل طور پر بیہوش ہو چکا تھا

رات کے تین بجے کا وقت تھا وہ بے چینی سے بستر پر کروٹ لے رہی

تھی

کیا میں اسکو اپنی حقیقت بتا دوں

اسے سوچا پھر اسنے سر جھٹکا

نہیں نہیں میں اسکو اپنی اصلیت نہیں بتا سکتی اگر میں نے اسکو اپنی اصلیت بتا دی تو مجھ سے پھر کبھی نہ ملے گا ا

اسکا نام ماریہ تھا وہ مصر سے تعلق رکھتی تھی ۱۸ سال کی عمر میں وہاں ایک حادثہ میں اغوا ہو گئ تھی وہ ایک امیر کبیر خاندان سے تعلق رکھتی تھی پھر وہ ان لوگوں کے ہاتھ چڑھ گئ جو کہ لڑکیوں کی خریدوفروخت کرتے تھے پھر ایک دن ایسا آیا کہ کے اسکا بھی ایک آدمی کے ساتھ سودا ہونے لگا پھر اسکو ہاتھ منہ باندہ کر ایک گاڑی میں بیٹھا دیا گیا تھا پھر اسکے بعد اسکو سفر کے بیچ سمندر کا شور بھی سنای دیا تھا جس کا مطلب تھا وہ سمندر میں سفر کر رہیں پھر آخر کار طویل سفر کے بعد اسے گاڑی سے اتارہ گیا تھا اب وہ ایک بڑی سی کوٹھی میں تھی آہستہ آہستہ اس پے سارے راز کھلنے لگے اسکو خریدنے والا عیاش طبع آدمی تھا اسکو آدمی کہنا ویسے بھی کسی طرح مناسب نہیں تھی اسکی عمر چھبیس سے زیادہ نہ تھی جو کہ عیاش طبع ہونے کے ساتھ ایک سیکرٹ ایجنٹ

بھی تھا جو کہ مختلف ممالک سے معاوضہ لے کر دوسرے ممالک کے خلاف کام کرتا تھا اب ماریہ کو اپنے آپ کی حفاظت کرنی پھر ایک رات اسے قدرت نے موقع فراہم کیا ہوا یوں نوجوان جس کا نام مارکو تھا نشے میں دھت گھر آیا اسکے چہرے سے لگ رہا تھا اس نے کافی پیگ چڑا لیے ہیں پھر وہ بیڈ پر گرتے مست ہو کر نید کی وادیوں میں کھو گیا ماریہ نے اسکو ساتا دیکھ کر بھاگ جانے کی کوشش کی مگر کوٹھی کے دروزے پر دو مسلح حبشی پیڑھا دے رہے تھے یہاں سے مایوس ہونے کے بعد اسنے مارکو کے کمرے کی برپور تلاشی لی دوران تلاشی اسکو کچھ ایسے کاغذات ملے جس میں مارکو کچھ ایسے راز تھے جو کہ اگر پولیس کے ہاتھ لگ جاتے تو مارکو کو بجلی والی کرسی سے کوی نہیں بچا سکتا تھا ماریہ نے اس کاغذات کو سنبھال کر رکھ لیا ایک دو دنوں بعد مارکو نے اس سے پوچھا کے تم نے میرے کچھ کاغذات دیکھے ہیں تو ماریہ معنی خیز انداز میں مسکرای پھر اس نے مارکو کو دھمکایا کہ وہ کاغذات اس کے پاس ہی ہیں مارکو نے جب یہ بات سنی تو وہ آگ بگھولا ہو گیا مگر وہ اب ماریہ کو کچھ نہیں کہ سکتا تھا پھر اسنے ماریہ کو لالچ دی کہ وہ کاغذات اسکے

حوالے کر دے تو وہ ماریہ کو اسکے مل پہنچا دے گا مگر ماریہ جانتی تھی
کہ جب تک یہ کاغذات اس کے پاس ہیں تب تک اسکی زندگی ہے
ویسے بھی اب وہ واپس جاتی تو اسکے خاندان کا نام ہی بدنام ہوتا جو کہ
ماریہ تصور میں بھی نہیں چاہتی تھی پھر ماریہ نے مارکو کے ساتھ ایک
معاہدہ کر لیا کہ ماریہ اور مارکو اکھٹے رہیں گیں جس جس ملک مارکو مشن
پے جاے گا تو ماریہ کو بھی اپنے ساتھ لے جاے گا اور رات کو ماریہ
الگ اور مارکو الگ سویں گیں مارکو نے یہ معاہدہ قبول کر لیا اب اس
بات کو ایک دال ہونے کو تھا وہ اس دوران کئ مشنز میں مارکو کے ہمراہ
جا چکی تھی مگر آج کل وہ ایک مشن مکمل کرنے ایک اسلامی ملک آی
ہوی تھی مارکو تو پورا دن اپنے مشن کے کاموں میں مصروف رہتا جبکہ
اسکے برعکس ماریہ ہوٹل کے کمرے میں بیھٹی بور ہوتی رہتی ایک دو
دفعہ مارکو اسکو ایک جزیرے پر بھی لے گیا تھا جو کے مارکو کے بقول
اسکا ہیڈ کواٹر تھا ماریہ کو یہاں کا تہزیباور رواج بہت پسند آیا یہاں کی
عورتیں مکمل ڈھک شک کے گھروں سے باہر نکلتی تھیں ماریہ یہ بات
بہت اچھی لگی تھی کوں کہ اس سے پہلے وہ جس ملک میں بھی گئ وہاں

عورتیں ایسے لباس پہنتی کہ المان الحفیظ

دو دن پہلے جب کہ وہ ہوٹل کے حال میں بیٹھی کھانا کھا رہی تھی اسکی ایک نظر ایک نوجوان پر پڑی جو کہ بہت خوبصورت تھا اور عمدہ قسم کے تھری پیس سوٹ نے اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے کھانا کھا کر وہ اٹھی اور اسکے ٹیبل پر پہنچ گی پہلے تو نوجوان جھجھکایا مگر آہستہ آہستہ وہ ماریہ کے ساتھ فرینک ہوتا چلا گیا ماریہ کے استفسار پر معلوم ہوا کہ اسکا نا ماہل ہے اور اسکے ابو کی ایک بہت بڑی کپروں کی مل ہے پھر وہ شام تک بیٹھے باتیں کرتے وہے ماریہ ساری رات اس کے بارے میں سوچتی رہی رات کو مارکو بھی آیا جو کہ بہت غصہ میں تھا ماریہ نے کچھ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا پھر اگلے دن بھی وہ ماہل کے ساتھ باتیں کرتی رہی ماہل اصرار کر رہا تھا کہ وہ کچھ اپنے بارے میں بتائے مگر ماریہ ٹال دیتی وہ اسکا کیا بتاتی مگت وہ سوچ رہی تھی کیوں نہ اس نوجون کو ساری بات بتا دی جائے شائذ وہ اس کی کچھ مدد کر سکے ویسے بھی ماہل کا لہجہ بھی برا ہمدردانہ تھا اب بھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ کل ماہل کو اپنے

بارے میں کچھ نہ کچھ بتائے گی اور دیکھے گی کہ ماہل کے کیا تاثرات ہوتے ہیں یہ سوچتے ہی اسنیں اطمینان سے آنکھیں بند کیں تھوری دیر بعد وہ گہری نیند سو رہی تھی

پرکشش نوجوان تھا کردار کے لحاظ سے وہ خاصہ مظبوط تھا حالناکہ وہ تقریباً تین سال تعلیم کے سلسلے میں باہر کے ملک رہا تھا طبیعت میں شوخ پنا کوٹ کوٹ کر بڑھا تھا دوستوں کی محفل میں ایسی باتیں کر جاتا کہ لوگ کئی دنوں تک اس بات کو یاد کر ہنستے رہتے ابھی اسکو واپس آے ایک مہینہ ہی ہوا تھا والد صاحب کی ایک کپروں کی مل تھی وہ سارہ دن ادھر حساب کتاب میں مصروف رہتے تھے ماہل کی شامیں اکثر ہوٹلوں میں ہی گزرتی تھیں ایسی ہی ایک شام کو وہ ماریہ سے متعارف ہوا تھا ماہل کے دل میں اس کے لیے بس اتنا تھا کہ چلو ٹائم پاس ہو جایا کرے گا اس سے آگے اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کیوں کے اسکی تربیت ہی ایسی کی گئی تھی مگر اسکو ایک بات ماریہ کی بہت کھٹکھتی

تھی کہ وہ اپنے بارے میں کھ کچھ کھل کر نہیں بتاتی تھی جب بھی وہ
اس سے اسکے ماضی کے بارے میں پوچھتا تو وہ ٹال دیتی ماہل کے اندر
جاسوسی کے جراثیم بھی بدرجہ اتم موجود تھے وہ بھی اسکے ایک دوست
کے مرہون منت تھے جو کہ باہر ملک کرمنالوجی کی تعلیم لے رہا تھا
چونکہ ماہل اور اسکے اس دوست کے ہوٹل میں کمرے ایک ساتھ تھے
اس لیے کبھی کبھی وہ ایک دوسرے کے کمرے میں چلے آتے اور
گھینٹوں باتیں کرتے وہ اس سے زیادہ تر اسی طرح کی باتیں کرتا ماریہ
کو دیکھ کر ماہل کو ہلکہ شبہ سا ہوا تھا مگت بھر اسپر ایک دن خبط سوار ہوا
اسنے کمرے تک ماریہ کا تعاقب کیا پھر اسنے کان لگا کر اندر کی آوازیں
سننیں شروع کیں اندر سے ایک نوجوان کے بولنے کی آوزیں آ رہی
تھیں وہ بہت غصہ میں کہ رہا تھا اج مجھے اپنے مشن کے اہم ساتھی
اپنے ہاتھوں مارنے پڑے مایل کے کان کھڑے ہو گئے تھے اسکے ذہن
میں حیال آیا کیا پتا یہ کیی سیکڑت ایجنٹ ہو پھر ماہل نے بہت کوشش کی
کے وہ کچھ اپنے بارے میں اگل دے مگر بے سود مگر آج ماریہ نے خود
کہا تھا کہ کہ وہ کل خود اپنے بارے میں سچ سچ بتاے گی جبکہ ماہل کے

ذہن میں تھا کہ اگر اسنے کل بھی نہ بتایا تو وہ اسکو تین چار اکھٹے پیگ پلا دے گا جس سے اس کا ذہن آوٹ ہو جاے گا اور وہ اس سے سب کچھ اگلوا لے گا ماہل جیسا بھی تھا مگر یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کوی اسکے ملک میں غلیظ ارادوں سے داخل ہو اس کا خیال تھا کہ اگر کوی اہم بات معلوم ہو گیٔ تو وہ پولیس کے بجاے سر رحمان کے بیٹے عمران کو بتا دے گا کیوں کے اسکے خیال میں عمران ہی وہ بندہ تھا جو کچھ کر سکے گا پولیس تو الٹا اس کے سر ہو جاے گی ماہل کو کل کے دن کا بیچینی سے انتظار تھا

عمران آج ہی ہسپتال سے ڈسچارج ہوا تھا دھماکے میں اسے کافی زخم آے تھے دھماکے کی ذد میں تنویر جولیا اور عمران ہی آے تھے خاور نعمانی بچ گۓ تھے جب انہوں نے یہ صوتحال دیکھی تو عمران اور دونوں کو گاڑیوں میں ڈال کر فوراً ہسپتال پہنچ گۓ بعد میں اس جگ سے پولیس کو بہت سے انسانی اعضا ملے ظاہر ہے یہ انہی کے تھے جو کہ میٹنگ میں شرکت کے لیے آے تھے تنویر اور جولیا کی حالت بھی

کافی سنبھل چکی تھی ان دونوں کو عمران سے زیادہ چوٹیں آیں تھیں

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا سلیمان سے خدمت گاری کروا رہا تھا اب اس کے پاس کوی کلیو نہیں تھا جس کی بنا پر وہ اس گروہ کے سرغنا کو پکڑ سکتا

او سلیمان او سلیمان زرا ایک چائے تو لے آ

عمران نے ہانک لگای

او ہاں سلیمان چاے میں تھوری سے زہر بھی ملا دینا تاکہ دوبارہ چاے پینے کی نوبت نہ آے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلیمان کی جھجھلای ہوی آواز کچن میں سے سنای دی

اوے سلیمان کے بچے میں نے تیرا کیا بگاڑ لیا جو تو میری موت کا خواہاں ہے

عمران کے لہجے میں غصہ تھا

بس آپ نے میرا کیا بگاڑنا وہ تو میری ہی قسمت پھوٹی تھی جو آپ کے

ساتھ اس فلیٹ میں آگیا آخاہ کیا موجیں تھیں کوٹھی کی ہر روز اماں بھی کا شفقت بھرا ہاتھ پھرواتا تھا سر پر

سلیمان غمزدہ سا منہ بنائے کمرے میں داخل ہوا اسکے ہاتھ میں چائے کی پیالی تھی

اچھا تو ایسا کیا کر جب بھی تیرا دل کرے اپنے سر پر ہاتھ پھیروانے کو تو میرے پاس آجایا کر ایسا شفقت بھرا ہاتھ پھیروں گا نا کہ تو ساری زندگی بس سر پر ہاتھ پھیرتا رہ جاے گا اور ساری زندگی یہی سوچتے گزر جاے گی کہ مالک نے یہ میرے ساتھ کیسا ہاتھ کر دیا

عمران نے چاے کی پیالی پکڑتے ک

ہوے کہا

اس سے پہلے کی سلیمان کچھ کہتا باہر ڈور بیل بجی

او سلیمان دیکھنا زرا کس کے ہاتھ میں خارش ہو رہی ہے

سلیمان پاوں پٹختا ہوا دروازے کی طرف بڑھا تھوری دیر بعد وہ ایک

دس یارہ سالہ لڑکے کا ہاتھ پکڑے عمران کے سامنے کھڑا تھا

جی جناب میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں عمران نے بچے کو اوپر سے نیچے تک بغور دیکھتے ہوے بولا کپروں سے بچہ کسی متوسطہ گھرانے کا لگ رہا

انکل وہ نہ

ارے ارے خدا کا کچھ خوف کرو میں تمہیں کہاں سے انکل لگتا ہوں ابھی تو میں معصوم سا کنوارہ ہوں

عمران نے ایسی مسمی صورت بنای کہ سلیمان کو بے ساختہ ہمسی آ گئ

عمران نے اسکو گھور کر دیکھا

بھای جان ! وہ میں نہ گھر کا سودا لینے جا رہا تھا کہ مجھے ایک آدمی نے کہا کہ یہ سامنے والے فلیٹ میں جاو اور یہ خط انکے اندر والے کو دے دو اسنے مجھے اتنے سے کام کے پانچ سر روپے دیے

بچہ نے ایک الفافہ جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا عمران

نے الفافہ پکڑ لیا اور الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا

اچھا ٹھیک ہے پیارے بچے یہ لو میری طرف سے بھی تھوڑے پیسے رکھ لو

عمران نے جیب میں سے پیسے نکالتے ہوے کہا

پہلے تو بچہ جھجھکایا پھر اسنے پیسے لے لیے بچہ کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی پھر وہ بڑبڑایا

آج تو بہت پیسے ہوں گئے ہیں میں منی کے لیے آج ایک اچھی سی گڑیا بھی لے جاوں گا اور کچھ دودھ بھی لے جاوں

عمران نے اسکی بڑبڑاہٹ آسانی سے سن لی وہ جھٹ سے اٹھا اور بچہ کو گلے لگا لیا جبکہ سلیمان کی آنکھیں بھی نم ہو گیں پھر بچے کو رخصت کرنے کے بعد عمران الفافی کھولنے لگا

دھیان سے کہیں اس کے اندر بم ہی نہ ہو

سلیمان چلایا

ارے پگلے دشمنوں کو مجھ جیسے نکارہ پر بم ضائع کرنی کی کیا ضرورت بس وہ میرے ہاتھ میں کسی دوشیزہ کا ہاتھ دیں اسکے بعد واقعی تیرے مالک کی روح آسمان کی طرف پرواز کر جاتی ہے

الفافہ کے اندر دے ایک ٹایپ شدہ کاغذ نکلا جس پر ایک تحریر درج تھی

تمہارہ بہت چرچا سنا تھا عمران اس لیے سوچا کہ تم سے دودو ہاتھ کر ہی لیے جایں اس بار مجھے ایک مشن پر تمہارے ملک آنا پڑا جو کہ مجھے تمہارے دشمن ملک نے سونپا تھا اب تم خوب جانتے ہو کے تمہارہ سب سے بڑا دشمن ملک کون ہے پر مجھے اس سے کیا سروکار مجھے تو بس پیسے سے سروکار ہے اور ہاں مجھے امید ہے کہ تمہیں اس ناکامی سے کافی سبق مل چکا ہوگا مجھے پکڑنا اتنا آسان نہیں ہے ویسے بھی میں تھورے دنوں میں اور کارکن اکھٹے کر لوں گا ان بیس کی میری نظروں میں کوی وقعت نہیں جو کہ دھماکے میں خلاک ہوے کیوں کے وہ تمہارے ہی ملک کے نوجوان تھے اور ہاں تم سوچ رہے ہو گے کہ مجھے اس کا کیسے

پتا چل گیا کہ میں اس جگہ پر چھاپا مارنے والا ہوں تو سنو پیارے اگر تم اس نوجوان کے کالر پر آوازیں سسنے اولا آلا لگا سکتے ہو تو میں کیوں نہیں لگا سکتا پیارے میں تمہیں اور تمہاری نام نہاد سیکرٹ سروس کو چیلنج کرتا ہوں مجھے پکڑ کے دکھاو اور ہاں کل کے اخبار میں بھی میرا چیلنج آے گا اور جب تم مجھے نہیں پکڑ سکو گے تو دنیا میں تمہاری اور تمہاری سیکرٹ سروس کا خوب مذاق اڑے گا ٹا ٹا ٹا ٹا

مارکو

عمران نے خط پڑھ کے جیب میں رکھ لیا بات واقعی پریشانی کی تھی کیوں کہ ابھی اسکے پاس مارکو کے خلاف کوی کلیو نہیں تھا

مارکو جو کہتا تھا وہ کر دیکھاتا تھا مارکو جس ملک میں پایا جاتا اس ملک میں خوف کی لہر دور جاتی عمران نے اور کوٹ پہنا اور فلیٹ سے باہر نکل گیا وہ سوچ رہا تھا کسی ہوٹل میں کھانا کھانے کے بعد چاے کی چسکیاں لیتے ہوے اس معاملے کے بارے سوچے گا ماہل کے چہرے سے پریشانی ٹپک رہی تھی وہ ہوٹل مانٹو میں بیٹھا ماریہ کا انتظار کر رہا تھا مگر ماریہ کا دور

دور تک پتا نہیں تھا اچانک اسکے چہرے پر اطمینان کی لہر دور گئ اسے ماری سیڑیوں سے نیچی اترتی دکھای دی تھوری دیر بعد وہ ماہل کے سمنے بیٹھی اس سے گپ شپ لگا رہی تھی مگرماہل کو ان باتوں سے بلکل دلچپسی نہ تھی اسے تو بس یہ معلوم کرنا تھا کہ یہ لڑکی اسکے ملک میں کس لیے آی ہے اسکا مقصد سیر و تفریح کے علاوہ کچھ اور تو نہیں

کیا بات ہے آج تم کچھ بیچین بیچین سے لگ رہے

ماریہ مسکرا کر بولی

کچھ نہیں بس ویسے ہی ماہل نے زبردستی مسکراتے ہوے کہا پھر اسنے ویٹر کو اشارہ کیا ویٹر تیر کی طرح سیدھا انکی طرف آیا

یس سر

وہ مودبانہ لہجے میں بولا

ایک وہسکی کی بوتل اور دو گلاس لے آو

یس سر

پیارے تم تو کہتے تھے تم پیتے نہیں اب یہ سب !کیا مقصد ہے اسکا

پر ماہل نے اسکا کوی جواب نہیں دیا اسکے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ رینگ رہی تھی تھوری دیر بعد ماہل وہسکی گلاس میں انڈیل رہا تھا اسنے دونوں گلاس بھر لیے ایک گلاس اسنے ماریہ کی طرف سرکایا ماریہ نے گلاس ہونٹوں سے لگایا اور کسی پیاسے کی طرح ایک سانس میں پورا گلاس خالی کر دیا ماہل نے دوسرا گلاس بھی اس کی طرف بڑھا دیا ماریہ نے اسے گھورا پھر بغیر کچھ کہے گلاس اٹھایا اور منہ سے لگا آدھا گلاس پی کر اسنے باقی آدھا میز پر رکھ دیا اب وہ نشے میں آوٹ ہو چکی تھی ماہل کو اسی وقت کا انتظار تھا وہ بولا

وہ تم مجھے کل کہ رہی تھی کہ تم مجھے اپنے بارے میں بتاو گی

ہاں ہاں کیوں نہیں میں نے تہیہ کر لیا ہے تمہیں سب کچھ بتادوں گی پھر اسکے بعد ماریہ بولتی چلی گی ماہل ساری کہانی بغور سن رہا تھا ماریہ کو کوی ہوش نہیں تھی بس وہ وہ جھوم جھوم کر ساری تفصیل بتا ترہی تھی دفعتاً ماہل بولا

مجھے یہ بتاو کہ مارکو نے کبھی تمہیں یہ نہیں بتایا کہ وہ کس مشن پر یہاں آیا ہے

نہیں اسنے مجھ سے اس بارے میں کوی بات نہیں کہ ہاں البتہ وہ مجھے ایک دفعہ ایک بوٹ میں بیٹھا کر ایک جزیرے پر لے گیا تھا میری آنکھوں پر پٹی باندھی گئ تھی اسنے مجھے وہاں لے جاکر پورا جزیرہ دکھایا تھا اور کہا تھا کہ یہ ہمارہ ہیڈ کواٹر ہے

آہم

ماہل سوچ رہا تھا یہ کوی بہت بڑا معاملہ لگتا ہے اب اسکو عمران کو انفارم کرنا ہی پڑے گا

چلو ٹھیک آو میں تمہیں تمہارے کمرے تک چھور آتا ہوں تمہاری حالت بہت خراب ہو رہی ہے

پھر ماہل اسکو اسکے کمرے تک چھوڑ آیا تھا کمرے تک چھور کے آنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ کمرے کا نمبر معلوم ہو جاے پھر وہ نیچے اتر کر

ہال میں آگیا ابھی وہ اپنی میز پر بیٹھا ہی تھا کہ نوجوان اسکے ٹیبل کے پاس آکر کھڑا ہوگیا ماہل نے منہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا اسکو ایسے دیکھنے لگا جیسے اسکو نوجوان کی یہاں آنے کی ایک فیصد امیف نہ ہو وہ نوجوان کے استقبال کے لے کھڑا ہوگیا

عمران کی گاڑی ہوٹل مانٹو کی طرف رواں دواں تھی اسنے سوچا کہ پہلے ہوٹل مانٹو میں جاکر کھنا کھایا جاے پھر کوی لائحہ عمل تیار کیا جاے گاڑی پارکنگ کر کے وہ ہوٹل کے ہال میں داخل ہوا ہال میں اتنا رش نہیں تھا عمران ایک ٹیبل پر جا کہ بیٹھ گیا ایک ویٹر کو اشارہ کیا وہ تیر کی طرح میز کی طرف آیا یس سر مگر عمران کچھ نی بولا اسکا چہرہ یکدم غمگیں ہو گیا یس سر اس بار ویٹر کی آواز کافی اونچی تھی عمران ایسے اوچھلا جیسے اسکو کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو ویٹر بھی بوکھلا گیا ہال میں بیٹھے ہوے کئ لوگوں کے چہروں پو مسکراہٹ دوڑ گئ ارے اتنا اونچا بولنے کی کیا ضرورت ہے خدا کا خوف کرو تمہارے پاس ہی تو بیٹھا تم نے تو مجھے ایسے مخاطب کیا جیسے میں کوہ قاف کی کسی اونچی چوٹی پر براجمان ہوں

اور میرے کانوں میں تمہاری آواز نہ پہنچ رہی ہو عمران کی زبان چل پڑی سر آپ آرڈر دیں ویٹر جھنجھلایا اچانک عمران کی نظریں ہوٹل کے دروازے کے طرف اٹھ گیں دروازے سے ماہل اندر داخل ہو رہا تھا ماہل عمران کا بہت اچھا دوست تھا

کسی تقریب میں وہ عمران کی مزاخیہ باتیں سن کر اس سے بہے متاثر ہوا تھا ماہل تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اسکے ساتھ والی میز پر بیٹھ گیا اسنے عمران کو نہیں دیکھا تھا عمران نے جلدی سے ویٹر کو آرڈر دیا اور دوبارہ ماہل کی طرف متوجہ ہو گیا عمران نے سوچا ماہل سے گپ شپ کرنی چاہے ابھی وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ماہل کی میز پر ایک لڑکی آکر بیٹھ گی چہرے کے خدوخال اور نقوش مصری لڑکیوں سے ملتے تھے ماہل نے بھی اسے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ماہل اس لڑکی کو اچھی طرح جانتا ہے پھر وہ باتیں کرنے لگے ان کی آوازیں عمران تک باسانی پہنچ رہیں تھیں ویسے عمران کو حیرت ہو رہی تھی کہ ماہل کو تو لڑکیوں سے بلکل بھی دلچسپی نہ تھی مگر یہاں تو معاملہ ہی الٹ تھا

عمران نے ایسے سر ہلایا جیسے کچھ سمجھ نہ پارہا ہو عمران ماہل کو ایسے آنکھیں پھار پھار کر دیکھنے لگا جب ماہل نے ویٹر سے ایک بوتل وہسکی کی منگوای عمران نے حیرت سے سر پر ہاتھ پھیرا کیوں کہ ماہل کو تو وہسکی اور شراب جیسی چیزوں سے بیحد نفرت تھی اتنی دیر میں ویٹر عمران کی میز پر کھانا سرو کر چکا تھا اب عمران آہستہ آہستہ کھانا کھا رہا تھا مگر عمران کے کان بدستور انکی طرف لگے ہوے تھے لڑکی وہسکی پی کر آوٹ ہو چکی تھی دفعتاً ماہل نے لڑکی سے کچھ پوچھا پھر لڑکی بولتی چلی گیٔ جیسے جیاے عمران ساری باتیں سنتا رہا اسکی مسرت میں اضافہ ہوتا رہا قدرت نے اتفاقاً اسکو اس معاملے ایک کلیو مہیا کیا تھا ماہل اسکو کمرے تک چھورنے گیا عمران کو ماہل کی ذہانت پر رشک آرہا تھا کہ کیسے اسنے لڑکی کو وہسکی پلا کر اس سے ساری معلومات حاصل کر لیں تھیں عمران نے کھانا ختم کر کے ویٹر سے بل منگوایا اور ماہل کے نیچے آنے کا انتظار کرنے لگا تھوری دیر بعد ماہل نیچے آتا دکھای دیا عمران نے بل کی پے کی اور ماہل کی میز کی طرف لپکا ماہل بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گیا اسنے اٹھ کر معانقہ کیا پھر دونوں میز پر بیٹھ گـئے اچھا ہوا عمران

صاحب آپ مجھے یہیں مل گ ئے کچھ ضروری باتیں آپ کو بتانی تھی ماہل کے چہرے پر جوش کے آثار تھے مجھے سب کچھ پتا چلا گیا ہے میں نے تمہاری ساری باتی، سن لیں ہیں مجھے تم پر فخر ہے کہ کیسے تم نے اسکو وہسکی پلا کر اس سے معلومات اگلوا لیں عمران کے منہ سے اپنی تعرید سن کر ماہل کے چہرہ خوشی لال ہو گیا ارے تم اتنے لال پیلے کیوں ہو رہے ہو وہ کوی اور تھا جو تمہاری ممبسوسا لے بھاگا تھا میں تو انتہای شریف سا نوجوان ہوں عمران نے بوکھلانے کی ایکٹنگ کی ماہل کی بے ساختہ ہنسی چھوٹ گی ارے عمران صاحب کیسی باتیں کرتیں ہیں اگر آپ میری ممبسوسا بھی لے بھاگیں تو میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا ارے آرام سے بولا جولیا یہیں کہیں کان لگاے ہماری باتیں سن رہی ہو گی اسنے سن لیا نا کہ میں کسی کی ممبسوسا لے بھاگنے کے چکر میں ہوں تو اسنے میرا حشر نشر کر دینا عمران نے خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھا اچھا ٹھیک ہے تمہارہ بہت شکریہ کہ تم نے مجھے ایک قیمتی کلیو فراہم کیا باقی باتیں بعد میں ہو گیں اچانک عمران سنجیدہ لہجے میں بولا ماہل نے اثبات میں سر ہلا یا اور عمران سے ہاتھ ملا کر ہوٹل کے بیرونی دروازے

کی طرف بڑھ گیا عمران بھی ہوٹل سے باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر واچ ٹرانسمیٹر پر فریکونسی سیٹ کرنے لگا تھوری دیر بعد وہ بیلک زیرو کا حکم دے رہا تھا صفدر کو کہو کہ مانٹو ہوٹل کے کمرہ نمبر 86 کی نگرانی کرے اور مسلسل رپورٹ دیتا رہے یس سر اور اینڈ آل عمران نے گاڑی سٹارٹ کی اور پارکنگ سے باہر نکالنے لگا اسکا چلتا منہ اسکے منیہ میں چیونگم ہونے کا اعلان کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اخبار لے لو

اخبار لے لو

آج کی تازہ خبر اور انوکھی خبر

اخبار بیچنے والا آواز لگا رہا تھا سب اخبار میں مارکو کا چیلنج ابتدای صفحات پر نمایاں نظر آ رہا تھا دھرا دھر کاپیاں فروخت ہو رہیں تھیں اور ٹی وی چیلنز پر صحافی تبصرے کر رہے تھے کچھ کا خیال تھا کی یہ مجرم جلد ہی اپنے انجام کو پہنچے گا اور کچھ کا خیال تھا مجرم کوی انتہای چالاک اور عیار

ہے اور کسی بل بوتے پر ہی اسنے سیکرٹ سروس کو چیلنج کیا ہے جو بھی ہو عمران اپنے فلیٹ میں ناشتہ کر رہا تھا اور اخبار ٹیبل پڑا تھا جس کو عمران وقتاً فوقتاً اٹھا کر دیکھ رہا تھا ابھی وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوا ہی تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو کی کال آ گئی

ہاں کالے صفر کیا بات ہے کہیں میرے لیے کوی لڑکی وڑکی پسند تو نہیں کر لی

سر مجھے لگتا آپ کے نصیب میں جو لڑکی ہے نہ اس وقت دوسروں کو چکر دے رہی ہو گی چھوڑیں آج کا اخبار دیکھا آپ نے؟؟؟

ہاں دیکھ لیا مارکو نے سیکرٹ سروس کو چیلنج کیا ہے

تو آپ نے کوی ایکشن نہیں لینا میرے خیال سے مانٹو ہوٹل کے کمرہ نمبر 86 میں رات کو شاید مارکو ماریہ سے ملنے آے اگر کہیں تو اسکو وہیں دھر لیں گیں

نہیں مارکو تو اب سمجھو ہماری مٹھی میں ہی ہے بس مجھے اس جزیرے کا

پتا چلانا ہے جس کو مارکو اپنا ہیڈ کواٹر کہتا ہے میرے خیال سے سفید زہر کی ایک بڑی تعداد وہیں سے برآمد ہوگی اور دوسری بات یہ کی میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کس ملک نے مارکو یہ مشن سونپا تھا

عمران کا لہجہ سنجیدہ تھا

آپ مارکو کو قابو کر کے اس سے اگلوا لیں

بلیک زیرو نے کہا

ہر پہلو پر نظر رکھنی پڑتی کالے صفر مارکو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جن پر تشدد کارگر ہو وہ مر تو جاے گا مگر اپنی زبان نہیں کھولے گا

میں بس اس انتظار میں ہوں کہ کب وہ ماریہ کو لے کر اس جزیرے پر جاے تاکہ ہم بھی اسکا تعاقب کرتے ہوے اس جزیرہ تک پہنچ سکیں

رہی بات چیلنج کی تو اس کو بھول جاو وقت آنے پر اس چیلنج کا ایسا جواب دیا جاے گا کہ جس کہ کہنے پر یہ چیلنج شائع کروایا گیا ہے شرمندہ اور رسوا ہو کر رہ جاے گا

عمران کا لیجہ سرد تھا

کیا مطلب کیا مارکو نے خود یہ چیلنج نہیں دیا

بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی

ہاں پیارے یہ جو چیلنج ہے نہ یہ بھی مارکو اس ملک کے کہنے پر دیا ہے جس نے اسکو یہ مشن سونپا تھا وہ ملک چاہتا ہے کہ سیکرٹ سروس کی خوب بدنامی ہو مگر جب تک اللہ نے چاہا یہ ہاکسار ان جیسے مجرموں منہ توڑ جواب دیتا رہے گا

عمران کے لہجی درشتگی تھی

اوہ مطلب ایک تیر سے دو شکار کرنے کا سوچ رہا ہے یہ ملک

ہاں پیارے اب بس صفدر کی رپورٹ کا انتظار ہے کہ مارکو آیا کہ نہیں ہوٹل مانٹو میں چلو گڈ بائے

اور اینڈ آل

عمران نے نےایک طویل سانس لیا پھر پاس پڑے اخبار کو اٹھا کر پڑھنے

لگا

رات کے تقریباً ۳ بجے کا وقت تھا ہر طرف سناٹا ہی سناٹا تھا سمند میں لہروں کا شور گھونج رہا تھا سمند میں ایک لانچ انتہای تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوے سمندر کا سینہ چیڑتی ہوی آگے بڑھ رہی تھی اسکے کچھ فاصلے پر ایک لانچ اسکا تعاقب کر رہی تھی اس لانچ پر عمران صفدر اور تنویر تھے اب اسے تقریباً ایک گھینٹہ پہلے صفدر نے رپورٹ دی تھی کہ مارکو مانٹو ہوٹل میں آچکا ہے اور وہ اس کمرہ میں ہے جس میں ماریہ موجود ہے عمران نے اسکو کہا تھا کہ وہ مسلسل ان پر نظر رکھے وہ بھی آرہا ہے مگر ابھی عمران آدھے راستے میں ہی تھا کہ اسے عمران کی طرف سے اطلاع موصول ہوی کہ مارکو اور ماریہ گاڑی میں بیٹھ کر کہیں جا رہیں ہیں ویسے انکا رخ ساحل کی طرف ہے عمران بھی اسی روڈ پو روانہ ہوگیا جس روڈ سے ساحل جانے کا رستہ تھا تھوری ہی دیر بعد وہ اور صفدر دونوں انکا تعاقب کر رہے تھے ساحل کے پاس پہنچے تو وہ وہاں ایک لانچ تیار کھری تھی مارکو اور ماریہ اس میں بیٹھ کر سمندر میں گم

ہو گئے عمران اسی خطرے کے پیش خطر ایک لانچ کا پہلے سے وہاں انتظام کر رکھا تھا تنویر عمران کے ساتھ ہی آیا تھا اب وہ تینوں بھی بھی اپنی لانچ میں بیٹھ کر اس لانچ کے تعاقب میں روانہ ہو گئے تھے سمندر میں دونوں لانچز رواں دواں تھیں دفعتاً تنویر بولا

اتنا گھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی ہم مارکو کو منٹو ہوٹل کے کمرے میں ہی پکڑ لینا چاہیے تھا

انداز جھلایا ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واہ تم تو بہت ذہین ہو گئے ہو مجھے تو یہ خیال ہی نہ رہا

عمران تھوڑا سا شرمندہ ہو کر بولا

تنویر کا سینہ پھول گیا

اچھا ویسے ایک بتانا میں تو رہا نرا کم عقل کا کم عقل مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی اگر میں مارکو کو ادھر کمرے میں ہی قابو کر لیتا اور اس سے اگلوانے کی کوشش کرتا کے وہ جزیرہ کہاں ہے جس پر اسنے سفید

زہر کا زخیرہ اسٹاک کر رکھا ہے تو اگر وہ جزیرہ کا پتا بتانے کے بجاے موت کو ترجیح دیتا تو جزیرہ کا پتہ شہنشاہ افراسیاب یا برق رفتار نے آکر بتانا تھا

عمران کے لہجے میں گہرا طنز تھا تنویر کھوکھلی سی ہنسی ہنسا پھر چپ ہوگیا چہرہ پر خجالت کے آثار تھے صفدر اس کیفیت سے لطف اندوز ہو رہا تھا اچانک عمران بولا

مجھے دور ایک سیاہ سی لکیر نظر آرہی ہے جو کہ یقیناً جزیرہ ہے

تنویر اورصفدر نے جلدی سے آنکھوں سے دوربین لگای واقعی وہ کوی جزیرہ ہی تھا مارکو کی لانچ بھی اسی طرف بڑھ رہی تھی پھر اچانک مارکو کی لانچ اس جزیرے کے پاس جا کی رک گئ

پھر مارکو اور ماریہ لانچ سے اترے اور جزیرے پر پہنچ گ ئے جزیرے کے کنارے پر کوی آٹھ دس آدمی کلاشنکوف اور مشین گنز لیے مارکو اور ماریہ لے استقبال کے لیے کھڑے تھے شاید مارکو نے انکو اپنے آنے کی اطلاع پہلے ہی بھجوا دی تھی پھر ماریہ اور مارکواپنے ساتھیوں کے ساتھ

چلتے چلتے جزیرے میں گم ہو گئے

ہو نہ ہو یہ وہی جزیرہ ہے جس کو مارکو نے ہیڈ کواٹر بنا رکھا ہے اور اس جزیرے پر ہی مارکو نے وائٹ ویژن کا اسٹاک کر رکھا ہے تنویر بولا

ہری اپ

عمران نے کہا انکی لانچ بھی جزیرے کے پاس پہنچ گئی تھی پھر تھوری دیر بعد وہ تینوں جزیرے پر موجود درختوں کی اوٹ میں تھے پورے جزیرے پر صرف ایک عمارت تھی جو کہ کہ کافی بڑی تھی وہ تینوں اسکی طرف بڑھنے لگے اچانک مارکو اور اسکے ساتھی اس عمارت سے نکلے ان سب کے ہاتھ میں ایک ایک بریف کیس تھا یہاں تک کہ ماریہ کا ہاتھ بھی خالی نہ تھا

جیسے ہی یہ ہمارے پاس سے گزریں گیں ہم نے انکو قابو میں کرنا ہے میں مارکو کو سنبھالوں گا صفدر تم ماریہ کو اور تنویر تم ہم دونوں کو کور کرنا

عمران نے سرگوشی کی

پھر جیسے ہی مارکو عمران کے پاس سے گزرا عمران نے یک بیک چھلانگ لگای اور اڑتا ہوا مارکو پر جا پڑا مارکو اس آفت نگہانی سے گبھرا گیا اسکے ہاتھ سے بریف کیس چھوٹ گیا ادھر صفدر نے ماریہ کو پکڑ لیا اسنے مزاحمت کی مگر صفدر کے سامبے اسکی ایک نہ چلی اچانک مارکو کے ستھیوں میں سے ایک نے مشین گن کا رخ عمران کی طرف کیا اس سے پہلے کی وہ گولی چلاتا ایک سنسناتی گولی اسکے سر پر ٹھک سے آکے لگی وہ ادھر ڈھیر ہوگیا یہ تنویر تھا جو کہ مارکو کے ساتھیوں کو ٹھکانے لگا رہا تھا ادھر مارکو نے سنبھلتےہی اپنی کہنی عمران کے ناک پر دے ماری عمران بلبلا ٹھا گرفت کمزور ہوت ہی مارکو کسی مچھلی کی طرح تڑپا اور عمران کی گرفت سے نکل گیا عمران نے اسکی ٹانگ میں اپنی ٹنگ اڑا دی وی دھڑم سے گڑا اگر اسنے اپنے ہاتھ زمین پر نہ رکھ لیے ہوتے تو اسکے چہرے کا بھرتا بن جانا تھا

بڑا ناز ہے تمہیں اپنے پر مارکو یہی غرور تمہیں لے بیٹھے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمران بولا اسکے چہرے پر غصہ کے آثار تک نہ تھے جبکہ مارکو کا چہرہ لال بھبھوکا ہورہا تھا

عمران ابھی تمھیں نہیں پتا کہ مارکو کس طوفان کا نام ہے جب یہ طوفان آتا ہے تم جیسے حقیر تنکوں کو اپنے ساتھ لے اڑتا ہے

پھر اچانک مارکو نے اپنی جیب میں ریلور نکالا اور عمران پر تان لیا اس سے پہلے تنویر کچھ کرتا مارکو نے گولی چلا دی عمران سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوے گولی سے صاف بچ گیا اب مارکو متواتر گویں‌اں چلا رہا تھا اور عمران بندر کی چرح اچھل کود کر سنگ آرٹ سے گولیوں سے بچ رہا تھا اچانک مارکو کے ریلور سے ٹرچ ٹرچ کی آواز آی گولیاں ختم ہوچکین تھیں مگر عمران کا بال بھی بیکا نہیں ہوا تھا مارکو نے جھلا کر ریلوار عمران پر دے مارہ مگر عمران جھکای سے کر صاف بچ گیا اچانک عمران تیزی سے دوڑا ارو پستول سے نکلی ہوی گولی کی طرح مارکو سے جا ٹکرایا مارکو نیچے گر گیا عمران عمران نے اسکی ٹانگوں میں ٹنگیں پھسا کر مخصوص انداز سے جھٹکا دیا اچانک کڑک کی آواز آی جیسے کوی ہڈی ٹوٹی ہو عمران اور

مارکو دونوں درد کے مارے چلا اٹھے

مارکو کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی عمران اس لیے چیخا تھا کہ مارکو نے اپنا ایک زوردار ہاتھ عمران کے ناک پر رسید کیا تھا مارکو پڑا کراو رہا تھا اسکے سارے ساتھی بھی زخمی حالت میں پڑے کراہ رہے ان میں سے کچھ ملک عدم کی طرف راہی ہو چکے تھے تھوری دیر بعد عمران اس عمارت کی تلاشی لے رہا تھا عمارت کے ایک کمرے آلات کا جال بچھا ہوا تھا ان آلات سے مدد لے کر مارکو اپنے سارے ایجنٹوں کو یہیں سے ہدایات دیتا تھا عمران کو جس چیز کی تلاش تھی اس کا نام ونشان تک بھی نہ تھا اب عمران چیونگم کچلتے ہوے سوچ رہا تھا کہ ہو نہ ہو اس عمارت میں کوی خفیہ تہ خانہ ہے اتنے میں تنویر کمرے میں داخل ہو

اب کب تک یہاں محو استراحت فرمانی ہے جناب نے اور کس چیز کی تلاش ہے افلاطون کو

تنویر کہ لہجے میں طنز تھا

بس کیا کروں اپنے لیے کوی رفیقہ حیات تلاش کر رہا ہوں

عمران نے سرد آہ بھری

یہ منہ اور مسور کی دال ہنہ

تنویر نے بڑا سا منہ بنایا عمران نے اسکی بات کوی جواب نہ دیا دفعتاً اسنے دیوار کی جڑ میں پاوں مارا اور کسی دروازہ کے کھلنے کا انتظار کرنے لگا مگر بے سود

تنویر نے ایک طنزیہ نگاہ عمران پر ڈالی اور باہر کی طرف چل دیا عمران نے دوبارہ اسی دیوار کی جڑ میں پاوں مارا اچانک اسی دیوار میں ایک خلا سا نمودار ہوا جس میں سے سیڑہیاں نیچے جا رہیں تھیں

ہنہ اب تو دءواریں بھی میری دشمن ہونے لگیں اگر یہ پہلی ہی ٹھوکر میں کھل جاتی تو تنویر میرا کچھ رعب ہی پڑجاتا مگر مجال ہے جو اس دیوار سے ارے ارے

یعنی لاحولا ولا قوہ

پھر وہ سیڑھیاں نیچے اترتا چلا گیا تہ خانے کا منظر دیکھ عمران نے زور

سے سیٹی بجھای ڈ

آدھے سے زیادی س

بڑے بڑے سفید پیکٹوں سے بھرا پڑا تھا جن میں سفید زہر کے سوا کچھ نہ تھا اسی تہ خانے کی ایک الماری میں سے اسے مارکو کے متعلق کچھ دستاویزات بھی مل گیں جن کی رو سے عمران یہ پہچان چکا تھا کہ وہ کون سا ملک ہے جس نے اسکے ملک کے خلاف ایسی سازش کی تھی عمرانے نے وہ داستاویزات جیب میں ٹھونسی اور منہ چلاتا ہوا تہ خانے سے باہر نکل گیا پھر دو گھینٹو بعد بہت سے آدمی سفید زہر کے زخیرے کو سمند کے نذر کر رہے تھے ایک ایک پیکٹ کھول کو اسکا پوڈر سمندر میں بہایا جا رہا تھا تھوری دیر بعد عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا کافی پی رہا تھاکہ فون کی گھینٹی بجے عمران فون اٹھایا تو دوسری طرف کی آواز سن کر چونک اٹھا

تم میری توقع سے زیادہ نکلے مجھے امید نہیں تھی کہ ان پسیماندہ ملکوں میں ایست زہین ایجنٹ پایں جایں گی اس بار میرا مشن بڑی طرح ناکام

رہا مگر میں جلد ہی واپس آوں گا تمہاری جیلیں اتنی مظبوط نہیں کی مارکو جیسے لوگوں کو رکھ سکیں

دواری طرف مارو کو تھا فون بند ہوچکا تھا مگر عمران نے ایسا منہ بنایا جیسے کوی کڑوی چیز نگل گیا ہو مگر تھوری دیر بعد اسکے خراٹے پورے کمرے مءں ایسے گھونج رہے تھے جیسے وہ گھوڑوں کا پورا اصطبل بیچ کر سویا ہو

♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews